

تباہ کاریوں کے خطرات میں کمی کے قومی پلیٹ فارم کے دوسرے اجلاس سے وزیر داخلہ جناب راج ناتھ سنگھ کا خطاب

Posted On: 15 MAY 2017 4:08PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 15 مئی - مرکزی وزیر داخلہ جناب راج ناتھ سنگھ نے تباہ کاریوں کے خطرات میں کمی کے قومی پلیٹ فارم ، نیشنل پلیٹ فارم فار ڈزاسٹر رسک ری ڈکشن کے دوسرے اجلاس کا افتتاح کیا ۔ جناب راج ناتھ نے اس افتتاحی تقریب میں جو تقریر کی اس کے متن کے اہم اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

”آج مجھے تباہ کاریوں کے خطرات میں کمی کے قومی پلیٹ فارم ، نیشنل پلیٹ فارم فار ڈزاسٹر رسک ری ڈکشن (این پی ڈی آر آر) کے دوسرے اجلاس میں آپ سبھی کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے ۔ جیسا کہ آپ سب بخوبی واقف ہیں کہ ہندوستان قدرتی آفات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ملکوں میں سے ایک ہے ۔ ہماری تقریباً 50 فیصد سے زیادہ آبادی زلزلوں ، سیلاب ، بحری ساحلی علاقوں میں طوفان ، خشک سالی اور بحری طوفان سونامی سے متاثر ہے ۔ قدرتی آفات سے ہونے والے جان مال کے نقصان کو موثر طریقے سے کم کرنے کے لئے حکومت ہند نے ملٹی اسٹیک ہولڈر نیشنل پلیٹ فارم کی تشکیل کی ہے ۔ جس کا پہلا اجلاس 2013 میں ہوا تھا۔ اس اجلاس میں مرکز سے سبھی متعلقہ محکموں کے وزرا ریاستوں کے وزیر افسران ، رضاکار تنظیموں اور تکنیکی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کر کے اپنا قیمتی تعاون پیش کیا تھا۔ اس نیشنل پلیٹ فارم کی تشکیل کا خصوصی مقصد سبھی دعوے داروں کے ساتھ اپنے تجربات بانٹتے ہوئے ایک حکمت عملی مرتب کرنا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی وقتاً فوقتاً کئے گئے اقدامات کا جائزہ لینا اور ریاستی سرکاروں کے ساتھ ربط وارتباط قائم کرنا تھا۔

آج کے اس خصوصی اجلاس کا مقصد بھی تباہ کاریوں کے حالات میں انتظامات وانصرام اور پائیدار ترقی کی سمت میں اپنے آپ کو اہل بنانے پر اظہار خیال اور موثر طریقے سے کام کرنے کے لئے آئندہ کی حکمت عملی طے کرنا ہے ۔

آپ کو یاد ہوگا کہ 2015 میں عالمی سطح پر تین اہم سمجھوتے ہوئے تھے ۔

- پائیدار ترقی کا نشانہ ۔
- تباہ کاری کے خطرات میں کمی کے لئے سینڈائی فریم ورک ۔
- سی او پی

21

تبدیلی ماحولیات پر پیرس معاہدہ ۔

ہندوستان ان تینوں معاہدوں کے دستخط کنندگان میں شامل ہے ۔ قدرتی آفات سے مقابلے کے نظریے سے یہ تینوں معاہدے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں کیونکہ اب قدرتی آفات کے بعد ہونے والے رد عمل پر ہی نہیں بلکہ آفات کے خطرے کو کم کرنے پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے ۔ اگر خطرات کو کم کرنا ہے تو انسانی سرگرمیوں سے تبدیلی ماحولیات کو متاثر نہیں ہونا چاہئے ۔ اسی طرح ترقی اور پیش رفت اپنی جگہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے ۔ عام آدمی کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ترقی سے ماحولیات پر مضر اثرات مرتب نہیں ہونے چاہئیں ۔ یہ تینوں بین الاقوامی معاہدے ایک ہی سلسلے کی کڑیوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور کسی ایک مقصد کے حصول کے لئے دونوں متعلقہ مقاصد کا حصول بھی لازمی ہے ۔ قدرتی آفات کے خطرات کو کم کرنا اب ہمارے لئے انتخاب نہیں بلکہ ایک اہم ضرورت کی اہمیت رکھتا ہے ۔ مجھے یاد ہے کہ 1999 کے اوڈیشہ سپر سائیکلون میں دس ہزار سے زائد لوگوں کی جانیں گئی تھیں اور اربوں روپے کا مالی نقصان ہوا تھا۔ اس کے بعد 2001 میں گجرات میں آئے زلزلے اور 2004 میں آنے والے بحری طوفان سونامی نے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ۔ ان حالات سے سبق لیتے ہوئے تباہ کاریوں کے حالات کے انتظام وانصرام کے ہندوستان کے نظریے میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں ۔ ملک میں ادارہ جاتی منصوبہ بند طریقے سے آفات کے اثرات کو کم کرنے کے لئے مختلف کوششیں کی گئی ہیں ، جن میں ڈزاسٹر منجمنٹ ایکٹ 2005 ، ڈزاسٹر منجمنٹ پالیسی 2009 ، این ڈی ایم اے اور این آئی جی ایم کا قیام اہمیت کا حامل رہا ہے ۔ اسی سلسلے میں سال 2013 میں پہلے نیشنل پلیٹ فارم نیشنل پلیٹ فارم فار ڈزاسٹر رسک ری ڈکشن (این پی ڈی آر آر) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔ عالمی سطح پر بھی اقوام متحدہ کی جانب سے اہتمام کئے جانے والے مختلف اجلاس میں ہندوستان نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ سال 2015 میں جب جاپان میں سینڈائی فریم ورک پر گفتگو ہو رہی تھی تو میں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ تباہ کاری کے خطرات کو کم کرنے میں سرکار کے ساتھ دیگر تنظیموں کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے جتنی اہمیت سرکار کی ہے ۔

اگر ہم سینڈائی فریم ورک کے تین اہم نکات پر نظر ڈالیں تو ان میں آفات سے ہونے والی اموات ، متاثرین کی تعداد اور مالی نقصان کو کم کرنا شامل ہے ۔ ترقی کے مختلف منصوبے مرتب کرتے وقت ہمیں اس بات کو پیش نظر رکھنا ہوگا کہ مستقبل کی سرمایہ کاری ان خطرات کو کم کرنے میں کہاں تک مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

ایک دوسرے پر انحصار کرنے کے اس اہم عنصر کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے اور اس پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دلی میں 2016 میں ایشین منسٹریریل کانفرنس آن ڈزاسٹر رسک مینجمنٹ (اے ایم سی ڈی آر آر) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میں تباہ کاریوں میں کمی کے لئے ایشین ویجنل ایکشن پلان مرتب کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں ہم اس دوروزہ این پی ڈی آر آر کے اجلاس میں آفات کے خطرات کو کم کرنے کے لئے اس کے مختلف اجزا اور بچاؤ تیاریوں، رد عمل، باز تعمیرات اور بحالی جیسے امور پر بھرپور طریقے سے غور و خوض کرتے ہوئے 2017 سے 2030 تک کا منصوبہ عمل مرتب کریں گے۔

ہم لوگ یہ سنتے ہوئے پلے بڑھے ہیں کہ علاج سے زیادہ بچاؤ بہتر ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں نے اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ ہندوستان بھی اس میں پیچھے نہیں رہا ہے۔ میں اس کے لئے دو مثالیں پیش کروں گا۔ پہلا نیشنل سائیکلون رسک مٹی گیشن پروجیکٹ ہے، جو عالمی سطح پر اپنی نوعیت کا سب سے بڑا پروگرام ہے۔ اس پروگرام کے ذریعہ ساحلی ریاستوں میں خطرات سے پیشگی آگاہی کے نظام کو مضبوط بنایا گیا ہے۔ مقامی سطح پر سائیکلون شیلٹر قائم کئے گئے ہیں۔ گردابی طوفانوں میں ہونے والی اموات کی شرح کو ہم 95 فیصد کم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ ہمارے پہاڑی علاقوں میں آنے والے زلزلوں کے بعد جو مکمل تعمیراتی کام ہوئے ہیں اور جو زلزلوں سے متاثر نہ ہونے والے مکانات بنائے گئے ہیں وہاں بھلے ہی ان مکانات کی تعمیر پر آنے والی لاگت آٹھ سے دس فیصد تک زائد رہی ہو۔ لیکن زلزلوں کے خطرات سے دو چار ان علاقوں میں یہ مکانات خطرات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ایک روپے کی لاگت سے دس روپے کی بچت ہوئی ہے۔

اسی طرح سال 2001 میں گجرات میں آنے والے زلزلے کے بعد جو بازآبادکاری کے جو طویل المیعادی اقدامات کئے گئے ہیں، انہیں عالمی سطح پر بہترین پروگرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے لئے گجرات سرکار کو اقوام متحدہ کے یو این ساسا کاوا ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اسے کے نتیجے میں سینڈائی فریم ورک میں بھی بعد کی بہتر تعمیر کو ترجیح دی گئی ہے۔

سال 2013-14 میں آنے والے بحری طوفان فائلن اور بد میں ہم نے نقصان کو بڑی حد تک کم کرنے کی کامیابی حاصل کی ہے اس کا اندازہ محض اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ ان دونوں طوفانوں میں ہونے والی تعداد علی الترتیب 42 اور 24 رہی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں 1999 کے اوڈیشہ کے سپر سائیکلون نے دس ہزار سے زائد لوگوں کو جان عزیز سے محروم ہونا پڑا تھا۔

مرکزی سرکار نے حال میں سبھی وزارتوں سے آفات کے انتظام کے منصوبے وضع کرنے کی گزارش کی ہے جس میں اپنے اپنے شعبے کے خطرات کو کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وزارت زراعت نے مویشیوں کی حفاظت کے لئے لائیو اسٹاک ڈزاسٹر مینجمنٹ پلان بنایا ہے جو دنیا بھر میں اپنی قسم کی پہلی کوشش ہے۔

اسی طرح ریاستی سرکاروں کی جانب سے بھی منفرد کوششیں کی گئی ہیں۔

عزت مآب وزیر اعظم! آپ نے اے ایم سی ڈی آر آر 2016 میں اپنی تقریر کے دوران دس نکاتی ایجنڈے کا تذکرہ کیا تھا۔ اس پلیٹ فارم کے وسیلے سے ان نکات پر سلسلے وار گفتگو کرتے ہوئے مستقبل کے لئے مدت مقررہ کے منصوبہ عمل مرتب کئے جائیں گے۔ ان عملی منصوبوں کی اندازہ کاری کے نظام پر بھی گہرائی کے ساتھ غور و خوض کیا جانا ہے تاکہ ہمیں اس بات کا علم ہوتا رہے کہ ہم اس سمت میں کس حد تک کوششیں کرتے رہے ہیں اور ہم نے اس میں مشترکہ طور سے کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس اجلاس کے اہم موضوعات پر این ڈی ایم اے اور این آئی ڈی ایم کی جانب سے 14 پیشگی اجتماعات کا اہتمام کیا گیا ہے، جو اس سمت میں انتہائی اہم پیش رفت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان مذاکرات میں مقامی سطح پر اہلیت سازی، مجموعیت، خواتین کو باختیار بنائے جانے اور قومی منصوبہ عمل پر غور و خوض کے بعد جو سفارشیں کی گئی ہیں ان پر اس اجلاس میں تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

پائیدار ترقی اور تباہ کاریوں کے بچاؤ کی لچک دار ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی سرکار کی جانب سے چلائے جانے والے فروغ ہنر مندی، زرعی آبپاشی اسکیم، سانسد آدرش گرام یوجنا، ڈجیٹل انڈیا، سوچہ بھارت مہم اور بیٹی بچاؤ اور بیٹی پڑھاؤ جیسے پروگراموں کے ساتھ ساتھ قدرتی آفات کے خطرات کو کم کرنے کی صحیح منصوبہ بندی کی بھی کی جائے گی۔

میں اس اجلاس میں شریک سبھی سرکردہ حضرات کو خیر مقدم کرتا ہوں اور اس اجلاس میں کامیابی کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ہم سبھی لوگ منظم طریقے سے ایک خوبصورت اور محفوظ مستقبل دینے کا بھروسہ دے سکتے ہیں۔

م ن - س ش - رم

U-2261

